وہ ولولے کہاں؟ وہ جوانی کدھر گئی؟

[اہل تشیع کی تکفیر کے باوجود اتحاد تنظیمات مدارس میں شمولیت کے حوالے سے مولانا علی شیر حیدری اور مولانا سلیم اللہ خان کے مابین مراسلت]

وفاق المدارس کے اراکین شوریٰ کے نام مولانا علی شیر حیدریؒ کا خط

قابل صد احترام علماء کرام و اراکین شوریٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از تسلیم مسنون گذارش یہ ہے کہ یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے اور آپ جیسے اہل علم و بصیرت سے مخفی بھی نہیں کہ پاکستانی شیعہ عموماً اثنا عشری ہی ہیں اور خصوصاً تحریک جعفریہ، جامعۃ المنتظر لاہور کا تعلق شیعہ کے فرقہ اثنا عشریہ سے ہے اور چودہ صدیوں کے محقق علماء کرام نے بالعموم اور علماء دیوبند نے بالخصوص شیعہ کے فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کو خارج از اسلام قرار دیا ہے اور ان کی تکفیر فرمائی ہے۔ پہلے یہ فیصلہ ۱۳۴۸ھ میں امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے شائع فرمایا جس پر اس وقت دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اور حضرت مدنیؒ سمیت تمام مفتیان و مدرسین دارالعلوم دیوبند کے دستخط موجود ہیں اور پھر ایرانی انقلاب کے بعد ۱۴۰۷ھ میں اسی فیصلہ کی دوبارہ مدلل تجدید حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کے استفتاء کے جواب میں فرمائی گئی جس کو حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے ''الفرقان'' کے خصوصی نمبر میں لکھنو سے اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے ''بینات'' کے خصوصی نمبر میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے ''خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ'' کے نام سے شائع فرمایا جس کے بعد اب شیعہ کے کفر میں کسی قسم کا ابہام باقی نہیں رہا۔

دنیا کے متعدد ممالک کے محقق علماء نے اس فتوے پر دستخط کر کے شیعہ کے کفر کے بارے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا ازالہ کر دیا ہے۔ مولانا محمد منظور نعمانیؒ کے استفتاء کے جواب میں علماء ہند میں سے جس شخصیت نے شیعہ کی تکفیر کا مدلل فتویٰ تحریر فرمایا ہے، وہ محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمیؒ ہیں جنہوں نے اپنے فتوے کی ابتدا میں اور پھر شیعوں کے دلائل کفر لکھنے کے بعد دوبارہ فرمایا ''اثنا عشری شیعہ بلاشک وشبہ کافر، مرتد ہیں''۔ صدر جمعیت علماء ہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی، مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمیؒ کا مذکورہ فتویٰ پڑھنے کے بعد تحریر فرماتے

ہیں ''استفتاء اور جواب بحمداللہ حرف بحرف پڑھا، احقر حرف بحرف متفق ہے، احقر اہل فتویٰ میں سے نہیں مگر اس جہاد میں شرکت کو سعادت سمجھ کر دستخط کر دیے ہیں۔''

دارالعلوم دیوبند جو ہم سب کی بنیاد و اساس ہے جس سے نسبت و تعلق پر ہمارا سر فخر سے بلند ہے وہاں کے مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں ''شیعہ کے جو عقائد ذکر کیے گئے ہیں، یہ صریح کفر ہیں۔ ان عقائد کی بناء پر یہ لوگ قطعی کافر و مرتد ہیں'' اور پاکستان سے حضرت نعمانیؒ کے اس استفتاء کے جواب میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ نے مفصل و مدلل فتویٰ تحریر فرمایا جس کے آخری الفاظ یہ ہیں ''لہٰذا شیعہ اثناعشری رافضی کافر ہیں، مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لیے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں۔ ان کا ذبیحہ حلال نہیں، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، غرض ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے'' جس پر حضرت مولانا مفتی احمدالرحمٰنؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ، مرشدالموحدین حضرت مولانا حافظ محمود اسعد ہالیجویؒ، غزالی دوراں حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ اور موجودہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب سمیت دنیا بھر کے سینکڑوں مقتدر علماء کے دستخط موجود ہیں جس سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ شیعہ کی تکفیر پر تمام اکابرین امت متفق ہیں اور جس نے بھی شیعہ عقائد ونظریات کا بغور جائزہ لیا ہے، اس نے انہیں کافر ہی کہا ہے۔

جبکہ اس وقت صورتحال بہت ہی مختلف اور انتہائی تشویشناک ہے کیوں کہ محققین کے فیصلے کی روشنی میں کافر مرتد قرار پانے کے باوجود شیعہ اثناعشریہ کے تعلیمی مراکز کو دینی مدارس کے طور پر ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' میں شامل کر کے عملاً اکابرین کے فتاویٰ جات سے روگردانی کرتے ہوئے انہیں مسلمان اور دیندار کہلا کر دھوکہ سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے اور علماء نے ازخود کفار و مرتدین کو اپنے ساتھ دینی نمائندگی دے کر اپنے اکابر و اسلاف کے فیصلہ کو مشکوک بنا دیا ہے بلکہ ایسے محسوس ہوتا ہے گویا عملاً اس کی تردید کر دی ہے۔

کیا آپ حضرات کے علم میں نہیں کہ شیعوں کے ساتھ دینی عنوان پر الحاق واتحاد کی وجہ سے علماء حق پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں اور ایسے ایسے سوالات ابھر رہے ہیں جن کا جواب دینا خاصا مشکل ہے؟ اور دشمنان دین کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے کہ علماء جب چاہیں کسی کو کافر کہہ کر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں اور جب راضی ہو جائیں تو وہی کافر دیندار بن جاتے ہیں ان ہی کافروں کی پارٹی، دینی جماعت اور ان ہی کافروں کے کفریہ مراکز، دینی مدارس بن جاتے ہیں حال ہی میں ایک رسالہ ''آتش فشاں'' نظر سے گذرا جس کے مضمون نگار نے علماء پر سخت تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے ''استفتاء کے جواب میں پہلا فتویٰ جامعہ بنوری ٹاؤن کے مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسنؒ صاحب کا تھا جس میں اہل تشیع کو واضح الفاظ میں کفر کی کئی وجوہات کی بناء پر مرزائیوں سے بدتر کافر قرار دیا گیا لیکن پھر اہل تشیع کو تحفظ دین کی خاطر اتحاد تنظیمات مدارس میں شامل کیا گیا اور تحریک جعفریہ صوبہ سندھ کے صدر حسن ترابی اور دیگر شیعہ رہنماؤں کو بنوری ٹاؤن